استفتاے نکاح سنیہ و شیعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد رب العالمین اور نعت جناب سید المرسلین کمترین الٰہی بخش جلال پوری و حاجی عبد الرحیم عرض کرتا ہو کہ بعض حضرات اہل سنت وجماعت نکاح عورات سنیہ کا مرد شیعہ تبرائی کے ساتھ بسبب غفلت و ناواقفی مسائل کے کرتے ہیں اور اوسکو زندہ در گور کر دیتے ہیں اور مصداق خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہیں نقصان دنیوی یہ ہو کہ اکثر اختلاف دین و مذہب کے سبب زوجین میں فساد رہتا ہو اور مرد طرح طرح سے اوسپر ظلم کرتا ہو اور ستاتا ہو جیسا کہ اکثر تجربہ اور مشاہدہ اسپر شاہد ہو نقصان اخروی یہ ہو کہ اکثر علماے محققین کے نزدیک نکاح مذکور صحیح و جائز نہیں پس ہمیشہ وہ عورت مرتکب زنا و حرام کی ہوئی اور اولاد ولد الزنا اور حرامی ہوئی

اور جو اوسنے ماین ہوسکو اپنا مذہب بدل ڈالا یعنی شیعہ ہو گئی تو وہ بھی
زیادہ مستحق عذاب شدید آخرت کی ہوئی لہذا اس خیر خواہ اہل اسلام نے
چاہا کہ اس مسئلے کا فتوی علماے دیار و امصار سے لکھواکے اور
اوسکو چھپواکے شائع کرے تا ہمارے بھائی اہل سنت آگاہ ہو جاوین
اور اس بلا سے محفوظ رہین چنانچہ فی الحال فتواے علماے کانپور
طیار تھا اوسیقدر بخیال عجلت افادہ خلق کے چھپوا دیا باقی جب اور علما کے
بلاد کا فتوی آویگا وہ بھی چھپوا کر مشتہر کیا جائیگا حق سبحانہ وتعالے
توفیق عمل عنایت فرماوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

کیا فرماتے ہین علماء متبعان شرع شریف اس مسئلے مین کہ عورت
سنیہ کا نکاح شیعہ تبرائی سے درست ہے یا
نہین بینوا توجروا فقط

جواب

هو الموفق

شیعہ تبرائی جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قاذف ہو اوسکے ساتھ عورت
(تہمت زنا لگانے والا)
سنیہ کا نکاح بالاتفاق درست نہیں ہے اور جو قاذف نہو اوسکے ساتھ جواز
نکاح مین اختلاف ہے حضرت استاذ الاستاذ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث
دہلوی قدس سرہ اور اور علما تو اسکو بھی ناجائز فرماتے ہین اور بعضے علما
جائز کہتے ہین اور احتیاطا ترک نکاح مین ہے کہ علاوہ اختلاف علما کے زوجین
شیعہ و سنی کے باہم اتفاق و اتحاد نہین ہوتا جس سے ہمیشہ زوجہ
سنیہ نہایت تکلیف مین رہتی ہے اور اکثر جگہ دیکھا گیا کہ مجبور ہوکر اوسکو بھی
شیعہ ہونا پڑتا ہے ایسے وجوہ سے ترک مناکحت بہت مناسب ہے واللہ اعلم

کتبہ محمد عبید اللہ بلگرامی عاملہ اللہ بلطفہ السامی۔

(مہر: محمد عبید اللہ)

هو العليم

فی الواقع صحت وجواز نکاح ایمان و عدم کفر زوجین عاقدین پر موقوف ہے

اور جو شیعہ قذف حضرت سیدتنا عائشہ رضؓ کرتے ہیں یا انکی صحبت حضرت صدیق اکبر
یا اعتقاد الوہیت حضرت علیؓ رکھتے ہیں یا کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل نے غلطی کی
تبلیغ وحی میں اور مثل اسکے اونکے کفر میں کچھ شک نہیں پس نکاح اونکے ساتھ
ہرگز جائز نہوگا بالاتفاق رد محتار شرح در مختار میں ہے نعم لاشک فی تکفیر من
ہاں نہیں شک کفر میں اوس شخص کے جو
قَذَفَ السَّیِّدَۃَ عَائِشَۃَ اَوْ اَنْکَرَ صُحْبَۃَ الصِّدِّیْقِ اَوِ اعْتَقَدَ الْاُلُوْہِیَّۃَ فِیْ عَلِیٍّ
تہمت زنا کی لگائے سیدہ عائشہ کو یا انکار کرے صحابیت حضرت صدیق اکبر کا یا اعتقاد کرے خدائی کا علی میں
اَوْ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ غَلِطَ فِی الْوَحْیِ وَنَحْوُ ذٰلِکَ مِنَ الْکُفْرِ الصَّرِیْحِ الْمُخَالِفِ لِلْقُرْاٰنِ
اور یا کہے غلطی کی جبرئیل نے وحی لانے میں اور مثل اسکے کفر صریح سے جو مخالف ہے قرآن کے
ہان جو شیعہ اعتقاد مذکورہ نہیں رکھتے اونکے کفر میں اختلاف ہے بعض کے
نزدیک بسبب سب شیخین رضؓ کافر ہیں فی الدر المختار فی البحر عن الجوہرۃ معزیا
بحر رائق میں جوہرہ سے یہی قول کو منسوب کیا
لِلشَّہِیْدِ مَنْ سَبَّ الشَّیْخَیْنِ اَوْ طَعَنَ فِیْہِمَا کَفَرَ وَلَا یُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ وَبِہٖ اَخَذَ الدَّبُوْسِیُّ
طرف شہید کے کہ جو شخص سب شیخین کرے یا طعن کرے ان دونوں کو کافر ہوا اور نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور اسکو لیا [illegible]
وَاَبُو اللَّیْثِ وَہُوَ الْمُخْتَارُ لِلْفَتْوٰی انتہی وفی رد المحتار اقول نعم نقل فی البزازیۃ
دبوسی اور ابو اللیث نے اور وہی مختار ہے فتوے کے لیے ۱۲ کہتا ہوں میں ہاں نقل کیا گیا بزازیہ میں
عَنِ الْخُلَاصَۃِ اَنَّ الرَّافِضِیَّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَیَلْعَنُہُمَا فَہُوَ کَافِرٌ وَ
خلاصہ سے بیشک رافضی جب سب شیخین کرے اور لعنت کرے ان دونوں پر تو وہ کافر ہے
اِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا فَہُوَ مُبْتَدِعٌ انتہی اگرچہ سواد اعظم علمائے شیعہ تبرائی ہیں لیکن
اور جو فضیلت دیتا ہو علی کو تو وہ مبتدع ہے ۱۲
سب شیخین بعض کے نزدیک کفر ہے اور بعضی کا [illegible] نے فتوی فرمایا کہ

تو نکاح اونکے ساتھ ہرگز صحیح نہو گا اور درمختار و ردالمحتار میں جو اونکے
قول مرجح عدم کفر کا مرقوم ہوا اس صورت میں مقتضائے احتیاط یہی ہے
کہ نکاح اونکے ساتھ ہرگز نکرنا چاہیے کہ بعض علما کے نزدیک نکاح مذکور
صحیح نہو گا علیحدہ باعث فساد اور خرابی دین ہوتا ہے کما ہو المشاہد واللہ
اعلم وعلمہ اتم

کتبہ العبد الراجی رحمۃ اللہ القوی محمد عبد الغفار اللکنوی عفی عنہ

هو الله المستعان على ما تصفون

فی الحقیقت شیعہ تبرائی سے عقد نکاح عورت سنیہ کا نہونا چاہیے صاحب
اشباہ والنظائر نے ساب شیخین کو صاف کافر لکھا ہے سب الشیخین ولعنہما
سب شیخین کا اور لعنت کرنا ان کا
کفر وان فضل علیا فمبتدع کذا فی الخلاصۃ وفی مناقب الکردری یکفر
کفر ہے اور جو فضیلت دے علی کو تو مبتدع ہے ایسا ہی ہے خلاصہ میں اور مناقب کردری میں ہے کافر ہو جاتا ہے
اذا انکر خلافتہما او ابغضہما لمحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور درر
جب انکار کرے خلافت شیخین کا یا بغض رکھے اون دونوں سے واسطے محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۲
متنا میں لکھا ہے کل کافر تاب فتوبتہ مقبولۃ فی الدنیا والآخرۃ الا
جو کافر توبہ کرے پس توبہ اوسکی قبول ہے دنیا اور آخرت میں مگر
جماعۃ الکافر بسب النبی وسائر الانبیاء علیہم السلام وبسب الشیخین
وہ جماعت جو کافر ہوئی سبب نبی یا تمام انبیا علیہم السلام یا سب شیخین

او احدهما وسابه یعنی ولو امراۃ اگرچہ شارح حموی نے عدم قبول توبہ ساب الشیخین کو قول مرجوح لکھا ہے لیکن اکثر نے اتفاق کیا ہے ان روایات سے تو صاف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نکاح بالکل ناجائز ہونا چاہیے کوئی صورت جواز کی نہیں ہے مگر اس مسئلے میں چونکہ بعض علما مخالف ہوئے ہیں بہتر اور مقتضائے مصلحت یہی ہے کہ نکاح اس گروہ مطرودہ کے ساتھ نہ ہونا چاہیے بالخصوص مصالح نکاح جو ایک طرح کا مابین زوجین اتحاد و ربط ہوتا ہے بالکل مفقود ہیں جہاں تک ممکن ہو پرہیز کرنا چاہیے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

حررہ العبد المفتقر الی الغنی الٰہی بخش مدرس مدرسہ فیض عام کانپور

ہوالمصیب

واقعی جو شیعہ منکر ضروریات دین ہیں ان سے تو بالاتفاق نکاح درست نہیں ہے اور جو شیعہ صرف سب بعض صحابہ رضی اللہ عنہم

کرتے ہین اور نیز بھی سنیہ کا نکاح نجا ہے کیونکہ علاوہ اسکے کہ بعض
علمانے انھین لیغیظ بہم الکفار کا مصداق قرار دیا ہو اور باہمی
نفاق اور اختلاف کا قوی احتمال ہو جو وضع عقد نکاح سے
بالکل مخالف ہو آیۂ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کا بھی
یہی مقتضا ہوا اسلیے کہ آیت مذکورہ مین ظالمون سے میل جول
کرنے کو منع کیا ہو اور شیعہ تبرائی جبکہ اون مقبولان بارگاہِ الٰہی
کو برا کہتے ہین جنکی مدح آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ مین آئی ہو
تو اونکے ظالم ہونے مین کیا شک ہو واللہ اعلم۔

کتبہ العبد الفقیر الی رحمۃ الغنی محمد علی عفی عنہ

ھو الاعلم بالصواب

بلاشک جب بلحاظ بعض امور منافی مصالح معاشرت زوجین و فساد نکاح
مذہبی فیما بین کے نکاح عورت سنیہ کا مطلق شیعہ کے ساتھ نظر باحتیاط جائز نہوا تو شیعہ
تبرائی یعنی قاذف ام المومنین عائشہ و ساب حضرات شیخین و عثمان علیہم الرحمۃ والرضوان

کے ساتھ بطریق اولی جائز نہوگا کیونکہ قذف حضرت عائشہ و سب خلفای ثلاثہ سے

نص قرآنی و صریحات دینیہ کا بالاتفاق انکار لازم آتا ہے اور یہ موجب کفر ہے اور تبرائی

بسبب منکر خلافت ہونے اور انکار مستلزم ہوتا ہے طرف انکار طبقہ اولی تواتر کے کہ

جسپر ثبوت نبوت کا دارومدار ہے اور حضرت خلفای ثلاثہ کی نسبت (جنکے حسن حال

وخیر مآل پر آیات بینات و احادیث اصح الدلالات ناطق ہیں) شیعوں کا اعتقاد

ہے کہ غاصب حق آل و ناکث بیعت غدیر و ظالم و جابر و مرتد و کافر و قائل بمدہ

و مظہر باطل و کاتم حق ہیں نعوذ باللہ من سوء عقائدہم و فساد مکائدہم اور صحابہ

الن سب کو مسلوب الایمان جانکر ان کا نام تبرا کرتے ہیں یہانتک کہ اپنی قوم میں معروف

تبرائی ہیں پس سنیہ کا نکاح ایسے لوگونکے ساتھ ہرگز جائز نہوگا کہ بوجوہ مذکورہ

موجب انعقاد مفاسد اور بناء الفاسد علی الفاسد ہے واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

حررہ العبد الآسی محمد المدعو بعبد العلی المدراسی تجاوز اللہ عن جمیع المعاصی

الجواب صحیح	عشرہ اولی رجب سنہ ۱۲[illegible] ہجری
عبدہ العاجز محمد عظیم اللہ عفی عنہ	مطبع نظامی واقع کانپور میں چھپا